© rasailojaraid.com

غزل

(از جناب خورشید الاسلام صاحب بی۔ اے (علیگ)

تیری دنیا میں اجنبی ہوں میں
اپنی دنیا بنا رہا ہوں میں

عقل سے کر رہا ہوں سرگوشی
دل کے بربط پہ گا رہا ہوں میں

میری آنکھیں نظر سے ہیں محروم
تیری محفل سے جا رہا ہوں میں

گر رہا ہوں تو اُٹھ رہا ہوں میں
کھو رہا ہوں تو پا رہا ہوں میں

خاک سے روز روز اُٹھتے ہیں
بُت کدے کب سے ڈھا رہا ہوں میں

ہے ستم یاد آئے جاتی ہے
جو کہانی بُھلا رہا ہوں میں

عام قدروں کا اعتبار گیا
اور سانچے بنا رہا ہوں میں

ایک مدت سے عقل کو اپنی
رقصِ عریاں سکھا رہا ہوں میں

دل کو دِل سے خریدنے والے!
تیرے نزدیک آ رہا ہوں میں

میرے دِل میں سما رہا ہے کون ؟
کس کے دل میں سما رہا ہوں میں

اے مرے پاس اور مجھ سے دور!
تجھ کو کب سے بُلا رہا ہوں میں؟

© rasailojaraid.com